

جلال یافتہ مقدسین کی مسرت
نمبر 3499
ایک وعظ
جو بروز جمعرات، 17 فروری، 1916 کو شائع ہوا
مبلغ: سی۔ ایچ۔ سپرجن
مقام: میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوٹنگٹن
ایام خداوند، شام، 17 اگست، 1871

"وہ پھر برگز بھوکے نہ ہوں گے، اور پھر برگز پیاسے نہ ہوں گے، اور نہ سورج اُن پر تپے گا اور نہ کوئی گرمی۔"
مکاشفہ 16:7

ہم اپنے خیالات کو آسمان کی طرف کثرت سے متوجہ کرتے رہیں، کہ یہی دنیاوی دلبستگی کا ایک عظیم علاج ہے۔ زمین سے بندھن توڑنے کا طریق یہی ہے کہ آسمان کے ساتھ اپنے تعلق کی رسیوں کو مضبوط کریں۔ جب تم اُنے والے جہان کی زیادہ سوچ کرو گے، تو اس حقیر زمین کی محبت تمہارے دل میں ماند پڑ جائے گی۔ یہ تفکر اُن کے فراق میں بھی تسلی بخش ہوگا جنہیں ہم "کھویا" ہوا سمجھتے ہیں، حالانکہ وہ ہمارا نقصان نہیں بلکہ ان کا فائدہ ہے، اور ہمیں اُس پر شادمان ہونا چاہیے۔ ہماری تسلی کا کوئی وسیع تر منبع نہیں کہ جو مسیح میں سو گئے ہیں وہ ہلاک نہیں ہوئے، بلکہ انہوں نے کامل زندگی حاصل کی ہے۔ وہ اُن سب تکالیف سے چھٹکارا پا چکے ہیں جو ہمیں یہاں ستاتی ہیں، اور اب وہ ایسی خوشیوں میں ہیں جن کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔

اے غمگینو! اپنے دلوں کو تسلی دو، اُس موتی کے دروازہ کی طرف نظر اٹھا کر، اُن کی طرف نظر کر کے جو شب و روز بغیر رکے اپنے فدیہ دینے والے کے تخت کے گرد حلقہ زن ہیں۔

ایہ خیالات ہماری محنت کو بھی تیز کریں گے۔ ذرا سوچو، اگر میں آخرکار اسے کھو بیٹھوں اگر میں دوڑتے دوڑتے حاصل نہ کر سکوں تو کیا ہوگا؟ اگر آسمان کوئی چھوٹی چیز ہوتی تو اُس کا کھونا بھی چھوٹا نقصان ہوتا؛ لیکن اگر حقیقت میں وہ ایسا ہے کہ اُس کی آدھی شان بھی ہمیں بیان نہیں کی گئی، تو خدا ہمیں محنت اور بیداری عطا کرے کہ ہم اپنے بُلاؤے اور برگزیدگی کو یقینی بنائیں، تاکہ ہم اُس آرام میں داخل ہونے کا یقین پا سکیں، اور اُن کی مانند نہ ہو جائیں جو مصر سے نکلے تو تھے، مگر بیابان میں ہلاک ہو گئے اور وعدہ کی سرزمین میں داخل نہ ہو سکے۔

سب باتوں پر غور کرتے ہوئے، میں نہیں جانتا کہ کون سا تفکر اس سے زیادہ مفید ہو سکتا ہے کہ ہم اکثر اُس آرام کو یاد کریں جو خدا کے لوگوں کے لئے باقی ہے۔ پس میں تم سے درخواست کرتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے لئے اپنے خیالات کو اُن سنہرے راستوں کی طرف لے جاؤ۔

اور سب سے پہلے، ہم اُن مقدسین کی سعادت پر غور کریں گے جو ہماری متن کی سادہ مگر مبارک الفاظ میں بیان ہوئی ہے؛ پھر ہم دیکھیں گے کہ وہ اس سعادت تک کیسے پہنچے؛ اور آخرکار ہم اس سے کچھ عملی سبق اخذ کریں گے۔ سب سے پہلے، ہمارے سامنے ہے

I

جلال یافتہ مقدسین کی سعادت کی ایک تصویر :

ہمیں یہاں اس کی کامل تصویر نہیں دی گئی، بلکہ اُن چند بُرائیوں کا ذکر ہے جن سے وہ آزاد ہو چکے ہیں۔ تم دیکھو گے کہ یہ بُرائیاں دو یا تین اقسام کی ہیں — اول، وہ جو اندرونی طور پر پیدا ہوتی ہیں — "وہ پھر برگز بھوکے نہ ہوں گے، اور نہ پھر برگز پیاسے ہوں گے" — پس وہ باطنی مصیبتوں سے نجات پا گئے۔ دوم، وہ جو بیرونی اسباب سے پیدا ہوتی ہیں — "اور نہ سورج اُن پر تپے گا، اور نہ کوئی گرمی" — چنانچہ وہ بیرونی حالات کے اثرات سے بھی مکمل آزادی پا چکے ہیں۔

اَوّل بات کو لو — "وہ پھر برگز بھوکے نہ ہوں گے، اور نہ پھر برگز پیاسے ہوں گے۔" ہمیں کلام مقدس کو روحانی معنی پہنانے میں اتنا زیادہ مبالغہ نہیں کرنا چاہیے کہ اس کے فطری اور ظاہری معنی کو بالکل مٹا ڈالیں۔

پس، ابتدا میں ہم کہیں گے کہ یہ عبارت بلاشبہ اُن جسموں پر جسمانی طور پر لاگو ہوتی ہے جو جلال میں اُنہیں عطا ہوں گے۔ جہاں تک آسمان میں کھانے پینے کی ضرورت کا سوال ہے، ہم کچھ حتمی نہیں کہہ سکتے، کیونکہ ہمیں اس بارے میں کوئی صریح خبر نہیں دی گئی؛ تاہم کلام ہمیں یہ تسلی دیتا ہے: "تخت کے بیچ میں جو برہ ہے وہ اُن کی گلہبانی کرے گا" — اگر اُنہیں خوراک کی حاجت ہو — "اور اُنہیں زندگی کے چشموں کی طرف لے جائے گا" — اگر اُنہیں سیرابی کی حاجت ہو۔

آنے والے جہان میں خواہ جو کچھ ضروریات ہوں، وہ کبھی اذیت یا تکلیف کا باعث نہ ہوں گی۔ یہاں پر بھوکا انسان اکثر سوال کرتا ہے، "کیا کھاؤں؟" اور پیاسا انسان کہتا ہے، "کیا پیوں؟" اور ہم سب پوچھتے ہیں، "کیا پہنوں گے؟"

لیکن وہاں، ایسی کوئی فکر مندی نہ ہوگی۔

وہاں اُن کے لیے کامل فراوانی مہیا ہوگی۔

خدا کے فرزندوں نے یہاں بھوک سہی ہے، اور گھرانے کے سردار، خود خدا کا عظیم فرزند، اُن سے پیشتر بھوکا رہا؛ پس اگر وہ بھی اُس کے دکھوں میں شریک ہوں، تو تعجب کی بات نہیں۔

خدا کے فرزندوں نے یہاں پیاس بھی محسوس کی ہے؛ اور اُن کے خداوند اور آقا نے صلیب پر کہا، "مجھے پیاس لگی ہے؛" پس اگر وہ اُس کی مصیبت میں کسی قدر شریک ہوں، تو یہ اُن کی شراکت میں باعثِ عزت ہے۔

کیا جو لوگ آسمان میں اپنے سردار کے مانند ہونے والے ہیں، اُنہیں زمین پر بھی اُس کے ساتھ مشابہ نہ ہونا چاہیے؟

لیکن وہاں اوپر، نہ کوئی مفلسی ہوگی، نہ کوئی ایسی حالت جو اُنہیں مصیبت میں ڈالے۔

وہ پھر برگز بھوکے نہ ہوں گے، اور نہ پھر برگز پیاسے ہوں گے۔"

جب ہم اسے جسمانی طور پر لیتے ہیں، تو کوئی شک نہیں کہ اسے ذہنی اور روحانی طور پر بھی سمجھا جانا چاہیے۔

ہماری عقلیں بھی ہمیشہ بھوک اور پیاس کی اسیری میں گرفتار رہتی ہیں۔

زمین پر اس بھوک اور پیاس کی مختلف اقسام ہیں — بعض کچھ حد تک بُری، اور بعض حد تک بے ضرر۔

بہت سے آدمی ہیں جو دُنیا میں دولت کے پیچھے بھوکے رہتے ہیں، اور حرص کا دہن کبھی آسودہ نہیں ہوتا۔

"اُوہ گھونگھے کی مانند ہے انتہا پیاسا ہے، اور ہمیشہ پکارتا ہے، "دے، دے"

لیکن ایسی بھوک آسمان میں کبھی نہ دیکھی گئی، نہ کبھی دیکھی جا سکتی ہے؛ کیونکہ وہاں وہ سیر ہو چکے ہیں، اُنہیں ہر نعمت کثرت سے ملی ہے۔

اُن کی بڑھی ہوئی خواہشوں کے جو کچھ مطالبات ہو سکتے ہیں، وہ سب اُنہیں میسر ہیں، کیونکہ وہ خدا کے تخت کے قریب رہتے ہیں اور اُس کے جلال کا دیدار کرتے ہیں۔

کوئی دولت، کوئی نعمت اُن سے محروم نہیں ہے۔

اسی طرح، یہاں بنی آدم میں سے بعض شہرت کے پیاسے ہیں، اور اے افسوس! شہرت کے حصول کے لئے انسانوں نے کیا کچھ اِنہ کیا ہے

کہا جاتا ہے کہ بھوک پتھریلی دیواروں کو بھی توڑ ڈالتی ہے؛ یقیناً حرصِ شہرت نے یہ کر دکھایا ہے۔

توپوں کے دہانے پر موت کا سامنا اُن کے لئے کچھ اہمیت نہ رکھتا تھا، اگر فقط جھاگ جیسی شہرت حاصل ہو جاتی۔

لیکن آسمان میں ایسی کوئی بھوک نہ ہوگی۔

جو کبھی اِس مرض میں مبتلا تھے اور نجات پا گئے، وہ اب ہمیشہ کے لئے حرص و طمع سے نفرت کرتے ہیں۔

اور بھلا آسمان میں حرص کے لئے جگہ ہی کہاں؟

وہ اپنے تاج اپنے منجی کے قدموں میں ڈال دیتے ہیں۔

ان کے ہاتھوں میں فتح کی کھجور کی شاخیں ہیں، لیکن وہ اپنی فتح کو برہ کے نام کرتے ہیں، اور اپنی کامیابی کو اُس کی موت کا ثمرہ جانتے ہیں۔

اُن کی جانیں مسیح کی شہرت سے مطمئن ہیں۔

مسیح کے نام کی عظمت نے اُن کی رُوحوں کو ابدی آسودگی بخشی ہے۔

وہ اب نہ بھوکے ہیں اور نہ پیاسے۔

!اور اے افسوس! کتنی بھوک اور پیاس زمین پر اُن دلوں میں ہے جو محبت کے لائق کسی ہستی کی تلاش میں ہیں میری مراد اب اُس عام محبت سے نہیں، بلکہ اُس دوستی سے ہے جو انسان کے دل میں ودیعت ہے، جو اپنی شاخیں بڑھا کر

کسی سہارے کی تلاش کرتی ہے۔
ہماری فطرت ہی ایسی ہے — ہم مل جل کر جینے کے لئے پیدا ہوئے ہیں، اکیلے اپنی نشوونما نہیں کر سکتے۔

اکثر اوقات کوئی تنہا رُوح ایک بھائی کے کان کی طلب میں تڑپتی ہے، جس میں وہ اپنا غم انڈیل سکے؛
اور یقیناً کئی ایسے لوگ ہلاکت کی راہ پر چلے گئے یا دیوانگی کے قید خانوں میں جا پہنچے
جن کی عقل کسی ہمدرد اور شفیق دل کے سبب بچانی جا سکتی تھی۔

!اے افسوس! کتنی جانیں ایسی ہیں جو اعتماد کے قابل کسی ہستی کی تلاش میں بھوکی پیاسی رہی ہیں
مگر وہاں اوپر، وہ اب نہ بھوکے ہیں نہ پیاسے۔
اُن کی محبت کا مرکز اُن کا نجات دہندہ ہے۔
جس پر اُنہوں نے زمین پر بھروسہ کیا تھا، اب بھی اُسی پر اُن کا بھروسہ ہے۔
وہی اُن کے دلوں کا آقا اور روحوں کا بادشاہ ہے۔
وہ اُس میں مکمل مطمئن ہیں، اور اُسی میں محو ہو کر وہ پھر کبھی بھوکے نہ ہوں گے، نہ پیاسے ہوں گے۔

اور کتنی ہی نوجوان روحیں ہیں جو زمین پر علم کے پیچھے بھوکی پیاسی دوڑتی ہیں؛
جو چٹان کو توڑ کر اُس کے سینے سے زمین کی تاریخ نکال لانا چاہتی ہیں۔
جو فلسفے کی جڑ تک پہنچنا چاہتی ہیں۔
!اے کہ جانیں، کہ جانیں، کہ جانیں
انسانی عقل بے تابی سے علم کی پیاسی ہے۔

مگر وہاں، وہ ویسا ہی جانتے ہیں جیسا وہ جانے گئے ہیں۔
— میں نہیں کہتا کہ آسمان پر وہ سب کچھ جانتے ہوں گے — یہ تو صرف گلِ عالم ہی کی خصوصیت ہے
لیکن جو کچھ اُن کے لئے ضروری یا مفید ہے، وہ سب کچھ وہ جانتے ہوں گے، اور اُس میں مطمئن ہوں گے۔
وہاں تلاش کا کوئی بے چینی بھرا اضطراب نہ ہوگا۔

شاید وہاں بھی ترقی ہو، اور شاگرد روز بروز مزید حکمت حاصل کرے؛
لیکن ایسی بھوک اور پیاس کبھی نہ ہوگی جو عقل کو اذیت دے۔
"وہ پھر ہرگز بھوکے نہ ہوں گے، نہ پھر ہرگز پیاسے ہوں گے۔"

!اے مبارک ملک، جہاں انسان کے جوش مارتے ہوئے سمندر کو خاموشی نصیب ہوگی، اور وہ ابدی سکون میں سو جائے گا
اے مبارک دیس، جہاں بھوکی رُوح، جو ہر گھڑی روٹی کے لئے چلاتی ہے، اور پھر بھی مزید طلب کرتی ہے، اور مزید چاہتی
— ہے، اور اپنی محنت اُس چیز پر خرچ کرتی ہے جو اُسودگی نہیں بخشتی
!وہاں فرشتوں کی روٹی سے سیر ہوگی، اور خداوند کے کرم سے معمور اور اُس کی نیکی سے بھر جائے گی

لیکن، اے عزیزو! یقیناً عبارت کا مطلب ہماری روحانی بھوک اور پیاس بھی ہے۔
"مبارک ہے وہ آدمی جو آج راستبازی کی بھوک اور پیاس رکھتا ہے، کیونکہ وہ آسودہ کیا جائے گا۔"
یہ ایک ایسی بھوک ہے جس کی ہمیں تمنا کرنی چاہیے
یہ ایک ایسی پیاس ہے کہ جس قدر زیادہ ہو، اُس قدر فضل کے زیادہ ہونے کی دلیل ہے۔
زمین پر مقدسین کے لئے روحانی بھوک اور پیاس رکھنا اچھا ہے
لیکن وہاں اوپر، وہ اس مبارک بھوک اور مبارک پیاس سے بھی آزاد ہو چکے ہیں۔

آج، اے محبوبو، ہم میں سے بعض قدوسیت کے پیاسے ہیں۔
!اے! کیا کچھ نہ دے ڈالوں کہ پاک ہو جاؤں
!کہ گناہ سے، ہر ایک برائی سے جو میرے گرد لپٹی ہے، نجات پا لوں
میری آنکھیں — ہائے، اے شیریں نور، وداع! اگر ساتھ ساتھ گناہ سے بھی رخصت پا سکوں۔
میرا منہ — آہ! میں بخوشی گونگا ہو جاتا، اگر کامل زندگی گزار کر زمین پر وعظ کر سکتا۔
ایسا کوئی عضو نہیں جسے میں بخوشی قربان نہ کرتا، اگر اُس قربانی سے گناہ مٹ جاتا۔

مگر آسمان میں کوئی قدوسیت کی پیاس نہیں، کیونکہ وہ خدا کے تخت کے سامنے بے عیب کھڑے ہیں۔
کیا یہ تمہاری روح کو نہ للچاتا ہے؟

کیونکہ آسمان کی یہ سب سے بڑی نعمت ہے — کامل ہونا۔
کیا یہی نہیں کہ آسمان کا آسمان یہ ہے کہ گناہ کی جڑ اور شاخ سے پاک ہو جانا،
— اور ہماری پرانی خباثت کا کوئی ٹکڑا، کوئی ہڈی، کوئی ذرہ باقی نہ رہے
بلکہ سب کچھ مٹ جائے، اور ہم اپنے خداوند کی مانند بے داغ اور بے شکن ہو جائیں؟

!اور اے بھائیو اور بہنو
یہاں زمین پر ہم یقین اور کامل بھروسے کے لئے بھی بھوکے اور پیاسے ہیں۔
بہتیرے ہیں جو اس لئے تڑپتے ہیں؛
وہ اُمید رکھتے ہیں کہ نجات پائے ہیں، مگر اُس یقین کے لئے ترستے ہیں کہ وہ سچ میں محفوظ ہیں۔
لیکن وہاں آسمان پر ایسی کوئی پیاس نہیں۔
جب وہ بہشت کے سنہری دروازے سے اندر داخل ہوتے ہیں
"تو کوئی مقدس کبھی اپنے دل میں یہ سوال نہیں کرتا، "کیا میں نجات پایا ہوں؟"
وہ اُس کے چہرے کو بغیر کسی بادل کے دیکھتے ہیں
وہ اُس کی محبت کے سمندر میں غوطہ زن ہوتے ہیں
اور جو ہمیشہ اُن کا تجربہ ہے، اُسے وہ کبھی شک و شبہ کی نگاہ سے نہیں دیکھ سکتے۔

اسی طرح زمین پر ہم میں سے بعض مسیح کے ساتھ رفاقت کی بھوک اور پیاس کو بھی جانتے ہیں۔
— اہ! جب وہ ہم سے چھپ جاتا ہے — اگر فقط اپنا چہرہ ہی چھپا لے
"تو ہم فریاد کرتے ہیں، "میری جان رات کو بھی تیری آرزو کرتی ہے
ہم کبھی مطمئن نہیں ہو سکتے جب تک کہ روح القدس کے وسیلے سے خدا کی محبت ہمارے دلوں میں نہ چھڑکی جائے۔

مگر آسمان میں ایسا کچھ نہیں۔
وہاں چرواہا ہمیشہ بھیڑوں کے ساتھ ہے، بادشاہ ہمیشہ اُن کے قریب ہے
اور اُس کی دائمی حضوری کی بدولت اُن کی بھوک اور پیاس ہمیشہ کے لئے مٹ گئی ہے۔

پس، اے عزیزو
وہ سب بدیاں جو اندر سے پیدا ہوتیں، وہاں نہ ہوں گی۔
کیونکہ وہ کامل ہو چکے ہیں، اور جو کچھ اُن کے اندر سے نکلتا ہے
وہ اُن کے لئے خوشی کا سرچشمہ ہے، نہ کہ درد کا۔

اور اب، اُو اُن بادیوں پر بھی غور کریں جو باہر سے آتی ہیں۔
بے شک، ہم کسی حد تک ان باتوں کی قدر کر سکتے ہیں
— اگرچہ ہم اتنی شدت سے محسوس نہ کریں جیسی فلسطین میں گرمیوں کے موسم میں ہوتی ہے
مگر ہم ان الفاظ کی قدر کر سکتے ہیں
"اور نہ اُن پر سورج تپے گا، نہ کوئی گرمی۔"

یہ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ کوئی خارجی چیز اُن مبارک لوگوں کو ضرر نہ پہنچائے گی۔
،اگر لفظی طور پر لیں تو بھی
آسمان پر مقدسین کے گرد ایسا کچھ نہ ہوگا جو اُن کی جلالی رُوحوں کو ذرا بھی تکلیف دے۔
،اور اگر ہم اسے پورے جلالی انسان کے حوالے سے لیں
،تو کہنا مناسب ہوگا کہ زمین پر سورج ہم پر تپتا ہے
اور بہت سی گرمیاں، مصیبتوں کی صورت میں، ہم پر آتی ہیں۔

!کیا کیا مصیبتوں کی گرمیوں سے بعض لوگ نہیں گزرے
یہاں کچھ ایسے ہیں جو شاذ و نادر ہی جسمانی درد سے آزاد ہوتے ہیں۔
بہت سے خدا کے بہترین فرزند ایسے ہیں کہ اگر ایک گھڑی درد کے بغیر گزاریں تو بڑی خوشی محسوس کرتے ہیں۔
بعض دوسرے ایسے ہیں جنہوں نے مصیبتوں کی بڑی جنگ لڑی ہے۔
غربت کے ہاتھوں انہوں نے سخت جدوجہد کی ہے۔

وہ محنتی رہے، مگر پھر بھی خدا نے اُن کے نصیب میں خالی دستر خوان اور پرانے لباس لکھ دیے۔
وہ غربت کے فرزند ہیں، اور بھٹی کی گرمی اُن کے گرد بہت شدید ہے۔

اور بعض پر تو مسلسل محبوبوں کی موت نے ضرب لگائی ہے۔
!آہ! بیوہ کا حال کیسا الم ناک ہے
!یتیم کا دکھ کیسا گہرا ہے
!اور سوگوار والدین کا غم کتنا عظیم ہے
— بعض اوقات خدا کے تیروں کی بارش ہوتی ہے
، پہلا گرتا ہے، پھر دوسرا
یہاں تک کہ ہم سوچتے ہیں کہ شاید ایک بھی باقی نہ بچے۔
یہ ہیں مصیبتوں کی بھٹی کی گرمیاں۔

اور بعض اوقات یہ مصیبتیں اولاد کی ناشکری کی صورت میں ظاہر ہوتی ہیں۔
میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں کبھی بھی کسی فرزند کی موت پر اتنا افسوس نہ کرنا چاہیے جتنا ایک بے دین فرزند کی زندگی پر کرنا
چاہیے۔

،مُردہ صلیب بلاشبہ بہت بھاری ہے
لیکن زندہ صلیب کہیں زیادہ گراں ہے۔
بہت سی ماؤں کے ایسے بیٹے ہوئے جن کے لئے وہ یہ حسرت کر سکتی تھیں کہ کاش وہ اپنی ولادت کی گھڑی میں ہی مر
جاتا،

کیونکہ اُس نے زندہ رہ کر اپنے والدین کا دکھ اور اُن کے نام کا باعثِ ننگ بننا تھا۔
— یہ آزمائشیں بہت سخت ہیں — یہ گرمیاں بڑی تپش والی ہیں
لیکن تم جلد ہی ان سے نجات پا لو گے۔
"اور نہ اُن پر سورج تپے گا، نہ کوئی گرمی۔"
— نہ غربت ہو گی، نہ بیماری، نہ سوگ، نہ ناشکری
ایسی کوئی بات نہ ہو گی۔
وہ ہمیشہ کے لئے مصیبت سے آرام پائیں گے۔

گرمی بعض اوقات اور شکل میں بھی آتی ہے — آزمائش کی صورت میں۔
— آہ! خدا کے بعض لوگوں نے کیسی سخت آزمائشیں جھیلی ہیں
!اپنے جسم کی طرف سے آزمائش
،شاید اُن کی فطرت گرم جوش اور جلد متحرک تھی
،اور وہ اکثر بہہ جاتے
اگر خدا کا روکنے والا فضل اُن پر سایہ فگن نہ ہوتا۔
،وہ اپنی حالت کی نزاکتوں سے آزمایے گئے
اور اپنے ہی گھرانے کے لوگ اُن کے دشمن بن گئے۔
،وہ اپنے مخصوص حالات میں آزمائے گئے
اور اُن کے قدم بارہا پھسلنے کو ہوئے۔
،اور شیطان کی طرف سے اُن پر آزمائش آئی
اور اُس کی مکارانہ چالوں کا مقابلہ کرنا سخت دشوار تھا۔
جب اُس کے آتشیں تیر اُڑتے ہیں تو واقعی گرمی بہت شدید ہوتی ہے۔

،آہ! جب ہم ایک بار دریا کو پار کر جائیں گے
،تو وہ جو یہاں سخت آزمائشوں سے گزرے ہیں
،اُس دوزخی کتے کی طرف پیچھے مڑ کر دیکھیں گے
،اور اُس پر ہنسیں گے اور اسے حقیر جانیں گے
کیونکہ وہ پھر ہم پر نہ بھونک سکے گا، نہ چبھا سکے گا۔
تب ہم اس سے ہمیشہ کے لئے آزاد ہو جائیں گے۔
،آج وہ ہمیں ستاتا ہے کیونکہ وہ ہمیں ہڑپ کرنا چاہتا ہے
،لیکن وہاں، چونکہ وہ کچھ نہیں کر سکے گا
لہذا وہ ہمیں ستا بھی نہ سکے گا۔

"اور نہ اُن پر سورج تپے گا، نہ کوئی گرمی۔"
!مبارک ہیں وہ لوگ جو ایسے حال میں ہیں

ایمانداروں پر ایذا رسانی کی گرمیاں بھی بار بار چھائی رہی ہیں۔
یہ خُدا کے لوگوں کا نصیب ہے کہ وہ اس راہ میں آزمائے جائیں۔
ایسی بہت سی مصیبتوں کے وسیلہ سے وہ بادشاہی کے وارث بنتے ہیں۔
،لیکن آسمان پر نہ کوئی اسمتھ فیلڈ ہوگا
،نہ کوئی بونر ہوگا جو شعلے بھڑکائے
،نہ کوئی تفتیش گاہ ہوگی
نہ وہاں کوئی بدگو ہوگا جو نیک انسان کی نیک نامی کو داغ دار کرے۔
وہ کبھی ایذا رسانی کی گرمی میں نہ جلیں گے۔

اور ایک اور بات — وہاں فکروں کی گرمی بھی نہ ہو گی۔
،اگرچہ یہاں بھی ہمیں اس کی ضرورت نہیں
لیکن پھر بھی بہت سے خُدا کے لوگ اپنی فکروں کو اپنے گرد شدید گرم کر لیتے ہیں۔
،آج کی رات بھی، جب یہاں یہ نغمہ گایا جا رہا تھا
"وہاں ہونا کیسا ہو گا"

تو بعض تم میں سے اپنے کاروبار یا گھر کی طرف دھیان میں ڈوبے ہوئے تھے۔
،جب ہم تمہیں اوپر کی طرف کھینچنے کی کوشش کر رہے تھے
،تو شاید کوئی گھریلو خاتون سوچ رہی تھی کہ کوئی چیز وہ بھول آئی ہے جو تالا لگانی چاہیے تھی
یا یہ فکر کر رہی تھی کہ چابی کہاں چھوڑ آئی ہے۔
،ہم طرح طرح کی فکریں خود تراشتے ہیں
،اور یوں اپنے اوپر بوجھ لاد لیتے ہیں
،حالانکہ لکھا ہے
"اپنی ساری فکریں اُس پر ڈال دو کیونکہ وہ تمہاری فکر کرتا ہے۔"

لیکن آسمان پر کوئی فکریں نہ ہوں گی۔
،وہ نہ پھر بھوکیں گے، نہ پیاسیں گے"
"اور نہ اُن پر سورج تپے گا، نہ کوئی گرمی۔"
،آہ! اے نیک مرد
!وہاں کوئی سمندر میں جہاز نہ ہوں گے کہ اُن کی سلامتی کی فکر کرے
!نہ کوئی فصلوں کا سوال ہوگا کہ اچھا موسم قائم رہے گا یا نہیں
،آہ! اے نیک عورت
!وہاں تمہارے کوئی بیمار بچے نہ ہوں گے جن کے لئے تم غم کرو
،کیونکہ وہاں تمہاری سب تمنا پوری ہو گی
،اور تم اُس خاندانی محفل میں ہو گے جو کبھی نہ بکھرے گی
،کیونکہ خُدا کے خاندان کے تمام بھائی بہن وہاں موجود ہوں گے
اور تم ابدی برکتوں میں سرشار رہو گے۔

یوں ہم نے اپنی استطاعت کے مطابق اُن الفاظ کو کھولا جو مقدسین کی سعادت کے بارے میں تھے۔
اب مختصراً

II

وہ کس طرح خوشی کو پہنچے؟
،پس یہ امر بالکل ظاہر ہے کہ وہ زمین پر بہت خوش نصیب ہونے کے سبب سے اُس مقام پر نہ پہنچے
"کیونکہ اگر تو خدا کے کلام کا دوسرا حوالہ پڑھے تو پائے گا،" یہ وہ ہیں جو بڑی مصیبت میں سے نکل کر آئے ہیں۔
وہ جو زمین پر آزمائش اور دُکھ میں مبتلا ہوئے، وہی آسمان کی خوشی میں شریک ہیں۔
!اے غمزدہ اور دُکھیو، اپنے دلوں کو تسلی دو
اور یہ بات بھی یقینی ہے کہ وہ اپنی ذاتی خوبی کے باعث وہاں نہ پہنچے، کیونکہ ہم پڑھتے ہیں کہ اُنہوں نے "اپنے جامے
— "دھوئے

انہیں دھونے کی حاجت تھی۔
انہوں نے اپنے جامے ہمیشہ بے داغ نہ رکھے؛ اُن پر داغ لگ چکے تھے۔

وہ وہاں اپنی شائستگی کے سبب سے نہیں پہنچے، بلکہ خدا کے فضلِ عظیم کے باعث پہنچے۔
تو پھر وہ کس طرح وہاں پہنچے؟
اَوّل، وہ اُس بڑے کے وسیلہ سے پہنچے جو ذبح کیا گیا۔
اُس نے دھوپ اور گرمی کو برداشت کیا
اور اس لیے نہ سورج اُن پر چمکتا ہے اور نہ کوئی گرمی۔
— یہوواہ کی عدالت کا گرم آفتاب مخلصی دہندہ پر پوری شدت سے چمکا
— اُسے جھلسایا، جلایا اور رنج و غم میں کھا گیا
اور چونکہ نجات دہندہ نے دُکھ اُٹھایا، اس لیے ہم اب دُکھ نہ اُٹھائیں گے۔
ہماری تمام اُمیدیں صلیب پر مرکوز ہیں۔

اور وہ اس لیے بھی وہاں پہنچے کہ نجات دہندہ نے اپنا خون بہایا۔
انہوں نے اپنے جامے اُس میں دھوئے۔
ایمان نے انہیں نجات دہندہ سے ملا دیا۔
چشمہ اُن کے جامے کو پاک نہ کرتا اگر وہ اُس میں نہ دھوتے۔
آہ! کوئی آسمان میں داخل نہ ہوگا سوا اُن کے جنہوں نے ایمان کے وسیلہ سے خدا کی مہیا کردہ نجات کو قبول کیا ہو۔

اے عزیز سامع، اپنے دل سے آزمائش کر کہ آیا تو راست ہے یا نہیں۔
کیا تو نے اپنا جامہ بڑے کے خون میں دھو کر سفید بنایا ہے؟
کیا مسیح تیرے لیے سب کچھ ہے؟
اگر نہیں، تو کیا تو امید رکھ سکتا ہے کہ وہاں ہوگا؟

اور ہمیں بتایا گیا ہے کہ وہ کامل خوشی میں ہیں۔
نہ سورج اُن پر چمکتا ہے، نہ کوئی گرمی
کیونکہ تخت کے بیچ میں بڑے اُن کے ساتھ ہے۔
جو مسیح کو دیکھتے ہیں، وہ بھلا کیونکر ناخوش ہو سکتے ہیں؟
کیا یہی اُن کی سعادت کا بھید نہیں کہ یسوع اپنی ذات اُن پر پوری طرح آشکار کرتا ہے؟

اور نیز، انہیں خدا کی محبت کا لطف حاصل ہے
"کیونکہ باب کا آخری کلام یہ ہے کہ "خدا اُن کی آنکھوں کے سب آنسو پونچھ دے گا۔
— یسوع کا خون جو لاگو ہوا، یسوع کی حضوری جو لذت بخش ہے، اور خدا کی محبت جو پورے طور پر منکشف ہوئی
یہی نجات یافتہ کی آسمانی سعادت کے اسباب ہیں۔

لیکن ہمیں اپنی تامل کو آخری نکتہ پر ختم کرنا چاہیے، جو یہ ہے

III

یہ ہمیں کیا تعلیم دیتا ہے؟
اَوّل، جلال میں نجات یافتہ کی خوشی ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ ہم بھی اُس کے مشتاق ہوں۔
— آسمان کی آرزو کرنا روا ہے
نہ کہ اس لیے کہ ہم یہاں اپنی ذمہ داری سے فرار چاہتے ہیں۔
— ہمیشہ دنیا سے چھٹکارے کی خواہش کرنا سُستی ہے — یہ ظاہر کرتا ہے کہ دل میں کابلی ہے
لیکن وہاں ہونے کی آرزو کرنا جہاں یسوع ہے، یہ فطری اور فضل بخش ہے۔
کیا بچہ مکتب سے گھر جانے کی تمنا نہ کرے؟
کیا قیدی آزادی کے لیے نہ تڑپے؟
کیا پردیسی دیار غیر میں اپنے وطن کی دید کے لیے نہ ترسے؟
کیا دلہن جو اپنے شوہر سے دُور ہو، اُس کے دیدار کے لیے نہ بیتاب ہو؟

اگر تو آسمان کی آرزو نہ رکھتا، تو یقیناً تجھ پر سوال اٹھتا کہ آیا آسمان تیرا ہے بھی یا نہیں۔
اگر تو زمین پر بھی مقدسین کی خوشیوں کا ذائقہ چکھ چکا ہے، جیسا کہ ایماندار چکھتے ہیں، تو تو ضرور اپنے پورے دل سے
— گانے گا

میری پیاسی جان تڑپتی ہے "
اُس سرزمین کے لیے جسے میں چاہتا ہوں
،مقدسین کی روشن میراث
"اوپر کی یروشلیم۔

پس تو اس کے مشتاق ہو سکتا ہے۔
اور اگلا سبق یہ ہے کہ صبر کر جب تک وہاں نہ پہنچ جائے۔
،چونکہ جب تو پہنچے گا تو وہ مقام نہایت مبارک ہوگا
پس راستے کی مشکلات کا فکر نہ کر۔
— تو جانتا ہے کہ ہمارا حمدیہ گیت کہتا ہے
"راستہ کٹھن ہو سکتا ہے، لیکن طویل نہیں۔"

— پس
"اؤ ہم اُسے اُمید سے بھر دیں اور گیت سے خوش کریں۔"

تو جانتا ہے کہ جب گھوڑے کا رخ گھر کی طرف موڑا جائے تو وہ کیسا خوشی سے دوڑتا ہے۔
،شاید پہلے تو اُسے ایڑ لگانی پڑے
،لیکن جب وہ جان لیتا ہے کہ وہ اُس لمبی گلی میں جا رہا ہے جو گھر کو جاتی ہے
تو وہ اپنے کان کھڑے کر کے تیزی سے دوڑنے لگتا ہے۔
ہمیں گھوڑوں سے بھی زیادہ عقل مند ہونا چاہیے۔
ہمارا رُخ آسمان کی طرف ہے۔
ہم اُس بندرگاہ کی طرف جا رہے ہیں — وطن کی طرف رواں دواں۔
،موسم سخت ہو سکتا ہے
لیکن جلد ہی ہم اُس پر سکون بندرگاہ میں ہوں گے
جہاں کبھی کوئی مصیبت کی موج ہمیں نہ ستائے گی۔

صبر کرو، صبر کرو۔
،کسان زمین کے قیمتی پھل کے لیے صبر سے انتظار کرتا ہے
تو کیا تو آسمان کی قیمتی نعمتوں کے لیے صبر نہیں کر سکتا؟
،تو آنسوؤں سے بوتا ہے
مگر خوشی سے کاٹے گا۔
اُس نے تجھ سے فصل کا وعدہ کیا ہے۔
وہ جو جھوٹ نہیں بول سکتا کہتا ہے کہ تخم ریزی اور فصل کبھی موقوف نہ ہوں گے۔
،زمین پر وہ کبھی ختم نہیں ہونیں
پس یقین کر کہ آسمان پر بھی ختم نہ ہوں گی۔
اے تو جو یہاں بوتا ہے، تیرے لیے وہاں فصل ہے۔

پس ہمارا پہلا سبق یہ ہے کہ اُس کے مشتاق رہو اور صبر سے انتظار کرو۔
مگر ہمارا اگلا سبق یہ ہے کہ اپنی مقررہ مدت کا انتظار کرو۔
اور اب اگلی ہدایت یہ ہے کہ ایمان کی بڑی قدردانی کرو۔
وہ اس لیے آسمان میں داخل ہوئے کہ انہوں نے اپنے جامے خون میں دھوئے۔
پس خون کی بھی اور اُس ایمان کی بھی بڑی قدر کرو جس سے تم نے اپنے آپ کو دھویا۔

اے عزیز سامعو، کیا تم سب کو ایمان حاصل ہے؟
ایمان گویا خوشی کی کنجی ہے۔
"رسول فرماتا ہے، "لیکن سب آدمیوں کو ایمان نہیں۔
کیا تمہیں ایمان حاصل ہے؟
کیا تم مسیح یسوع پر ایمان رکھتے ہو؟
،دوسرے الفاظ میں

کیا تو نے اپنے آپ کو کلیتاً اُسی پر چھوڑ دیا ہے؟
— کیا تو ہمارے شاعر کے ساتھ گاسکتا ہے
، میرے ہاتھ میں کچھ نہیں"
صرف تیرے صلیب سے لپٹتا ہوں۔

اے بے کس، میں تیرے فضل کا طالب ہوں؛"
، آلودہ، میں چشمِ حیات کی طرف دوڑتا ہوں
"اے منجی، مجھے دھو، ورنہ میں ہلاک ہو جاؤں گا

ایمان کی بڑی قدر کرو، کیونکہ وہی تجھے آسمان میں داخل کرے گا۔
— ایک اور سبق جو ہمارا متن ہمیں سکھاتا ہے یہ ہے
کیا ہم میں سے کوئی زمین پر آسمان کو جاننا چاہتا ہے؟
"ہم میں سے اکثر اس پر کہیں گے، "ہاں
پس متن ہمیں بتاتا ہے کہ زمین پر آسمان کیسے پایا جائے۔
جس راہ سے وہ آسمان میں پاتے ہیں، اسی راہ سے تو بھی پائے گا۔
اول، مسیح کے خون میں دھل جا؛
اور یہ تیرے لیے زمین پر خوشی کا بڑا سبب ہو گا۔
— یہ تجھے ابھی سلامتی بخشے گا
"خُدا کی وہ سلامتی جو ہر عقل سے بالا ہے۔"

بعض لوگ گمان کرتے ہیں کہ آسمان تھیٹر میں، ناچ گانے کی محفلوں میں، اور فیشن کی لغزش گاہوں میں پایا جاتا ہے۔
، شاید بعض کے لیے وہی آسمان ہو
، لیکن اگر خُدا تجھ سے محبت رکھتا ہے
تو وہ ہرگز تیرے لیے آسمان نہ ہوگا۔
، پس اپنے جامہ کو نجات دہندہ کے خون میں دھو
تب زمین پر آسمان کی ابتدا تیرے دل میں ہو گی۔

، پھر، اگر تو ہمارے متن کے تسلسل کو پڑھے
، تو دیکھے گا کہ وہ جو آسمان میں خوش ہیں
وہ دن رات اُس کے مقدس میں خُدا کی خدمت کرتے ہیں۔
، اگر تو زمین پر آسمان چاہتا ہے
تو دن رات خُدا کی خدمت میں مشغول ہو۔

اول اپنے جامے کو دھو، پھر اُسے پہن کر خُدا کی خدمت کے لیے نکل۔
سست ایماندار اکثر غمگین ایماندار ہوتے ہیں۔
میں نے کئی روحانی مریضوں سے ملاقات کی ہے
جو ہمیشہ شک اور خوف سے بھرے رہتے ہیں۔

کیا یہاں کوئی نوجوان ہے
، جو شکوں اور خوفوں سے گھرا ہوا ہے
جس نے پہلے جو روشنی اور خوشی پائی تھی اُسے کھو دیا ہے؟
! اے عزیز بھائی، کام میں لگ جا
، سردی کے موسم میں گرم رہنے کا بہترین طریقہ آگ کے قریب ہونا نہیں
بلکہ محنت کرنا ہے۔
، محنت سے بدن میں گرمی پیدا ہوتی ہے
خواہ برفباری ہی کیوں نہ ہو۔

"کوئی کہتا ہے، "میں کچھ کر رہا ہوں۔"
تو ایک ہاتھ سے کر، دوسرے ہاتھ سے بھی کر۔
"کوئی کہتا ہے، "شاید میں آگ میں بہت سی سلاخیں ڈال رہا ہوں۔"

تو سن لے، تو کبھی زیادہ سلاخیں نہیں ڈال سکتا۔
!سب ڈال دے، اور جتنے بھٹے اور دھونکنے ملیں اُن سے آگ کو خوب تیز کر

میں نہیں مانتا کہ کوئی ایماندار خُدا کے کام میں زیادہ محنت کر سکتا ہے۔
،اور اگر وہ لوگ جو مسیح کی خدمت میں اپنی جان دے دیتے ہیں
،الگ کسی قبرستان میں دفنانے جائیں
تو اُس قبرستان کو پُر ہونے میں طویل زمانہ لگ جائے گا۔

!مسیح کے لیے سخت محنت کر
،آسمان میں وہ اسی لیے خوش ہیں کہ دن رات خُدا کی خدمت کرتے ہیں
اور یہ زمین پر بھی تجھے خوشی بخشے گا۔
جو کچھ کر سکتا ہے، کر۔

اور ایک اور راہ یہ ہے کہ یہاں مسیح کے ساتھ رفاقت رکھ۔
:اس باب کو دوبارہ پڑھ
—جو تخت پر بیٹھا ہے وہ اُن کے درمیان سکونت کرے گا۔
"وہ اُنہیں چرائے گا۔
،اوہ، اگر تو خوش ہونا چاہتا ہے
تو یسوع کے قریب رہ۔

غریب لوگ بھی غریب نہیں رہتے جب مسیح اُن کے گھر میں رہتا ہے۔
بیماروں کے بستر بھی آرام دہ ہو جاتے ہیں جب مسیح وہاں موجود ہوتا ہے۔
،کیا اُس نے نہیں فرمایا
میں اُس کے مرض کی حالت میں اُس کا بستر درست کروں گا؟"

،بس یسوع کے ساتھ رفاقت رکھ
تو ظاہری مصیبتیں تجھے پریشان نہ کریں گی۔
،سورج تجھ پر نہ چمکے گا
نہ کوئی گرمی تجھے جھلسائے گی۔

،تو ویسا ہو جائے گا جیسے سیلز بری میدان کا وہ چرواہا
"جو سخت بارش میں بھی کہتا تھا،" یہ موسم مجھے پسند ہے۔
"ایک مسافر نے اُس سے پوچھا، "کیوں کر؟
،اُس نے کہا، "جناب، یہ موسم خُدا کو پسند ہے
"اور جو خُدا کو پسند ہے، وہی مجھے بھی پسند ہے۔

"!کسی نے ایک ایماندار سے کہا، "آج کا دن اچھا ہے
،تو اُس نے جواب دیا
،جب سے میں ایمان لایا ہوں"
تب سے میرے لیے کوئی دن برا نہیں رہا۔
"اب سب دن اچھے ہیں کیونکہ مسیح میرا نجات دہندہ ہے۔

کیا تو دیکھتا نہیں کہ
،اگر تیری خواہشیں مغلوب ہو جائیں
،اگر تو اب پہلے کی طرح بھوک اور پیاس نہ رکھے
،اور اگر تو ہمیشہ مسیح کے قریب رہے
تو زمین پر ہی آسمان کی خوشی کا مزہ چکھے گا؟

پس یہاں ہی آسمانی زندگی کی ابتدا کر۔
:کتاب مقدس فرماتی ہے

کیونکہ اُس نے ہمیں زندہ کیا"
"اور مسیح یسوع میں آسمانی مقاموں میں بٹھایا۔

بہترے کہتے ہیں کہ زمین پر زندگی گزارو مگر آسمان کی طرف نظریں رکھو۔

یہ ایک اچھی راہ ہے
لیکن میں تجھے ایک بہتر راہ بتاؤں گا
آسمان میں زندگی بسر کر اور زمین پر نظر ڈال۔

رسول نے یہی سیکھا جب اُس نے کہا
"ہماری شہریت آسمان میں ہے۔"

زمین پر ہونا اور آسمان کی طرف دیکھنا اچھا ہے
لیکن دل کا آسمان میں ہونا اور زمین کی طرف دیکھنا بہتر ہے۔
!خدا ہمیں یہ بھید سکھائے
تب جب ایمان قوی ہو
محبت گرم ہو
اور امید روشن ہو
تو ہم واٹس کے ساتھ گائیں گے

صاحبانِ فضل نے پایا ہے "
کہ زمین پر ہی جلال کی ابتدا ہو گئی؛
ایمانی اور امید کی زمین سے
"آسمانی پھل اگ سکتے ہیں۔

خداوند تمہیں، اے عزیزو،
اس خوشی میں شریک کرے
اور تمہیں اُس ابدی جلال میں
کثرت سے داخلہ بخشے
یسوع مسیح کے وسیلہ سے۔
آمین۔

تفسیر از سی۔ ایچ۔ سپرجن
یوحنا 17

1

- یسوع نے یہ باتیں کہیں اور اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اٹھا کر کہا، اے باپ! وہ گھڑی آ پہنچی؛ اپنے بیٹے کو جلال دے تاکہ
تیرا بیٹا بھی تجھے جلال دے۔
وہ گھڑی آ گئی۔ مسیح کی حیاتِ زمینی کی سب سے اہم، سب سے تاریک اور سب سے بولناک گھڑی آن پہنچی تھی۔ لیکن اُس
"کے دل میں صرف ایک ہی خیال تھا: "اپنے بیٹے کو جلال دے تاکہ تیرا بیٹا بھی تجھے جلال دے۔
اے عزیزو! جب ہماری گھڑی آئے — اور ہم پر بھی تاریکی کی گھڑیاں آئیں گی — تو ہمارا دل بھی فقط اسی آرزو سے معمور
ہو کہ خدا اپنے نام کو ہم میں جلال دے۔ اگر یہی ہماری ایک دلی تمنا ہو تو ہم دکھوں سے خوف نہ کھائیں گے، کیونکہ دکھ اکثر
خدا کو اپنے لوگوں کے صبر میں اپنا جلال ظاہر کرنے کا موقع دیتے ہیں۔

2

- چنانچہ تُو نے اسے تمام بشر پر اختیار دیا ہے تاکہ جسے تُو نے اُسے دیا ہے، انہیں وہ حیاتِ ابدی عطا کرے۔
میرا یقین ہے کہ یہ آیت عام کفارہ اور خاص کفارہ کے مسئلہ کی عقدہ کشائی ہے۔
مسیح نے اپنی موت سے تمام بشر پر اختیار حاصل کیا۔ اُس کے فدیہ میں ایک عمومیت ہے، لیکن اُس کے مقصد کا جو نتیجہ
"ہے، وہ مخصوص ہے: "کہ جسے تُو نے مجھے دیا ہے، انہیں وہ حیاتِ ابدی دے۔
پس دونوں سچائیوں پر ایمان رکھنا چاہیے۔

- اور حیاتِ ابدی یہ ہے کہ وہ تجھے، جو واحد سچا خدا ہے، اور جسے تُو نے بھیجا یعنی یسوع مسیح کو جانیں۔
!کیا خدا کی معرفت زندگی ہے؟ کیا یسوع مسیح کی پہچان زندگی ہے؟ بے شک ایسا ہی ہے۔ لیکن کیسی مبارک معرفت ہے یہ
یہ خدا کے روح کی خاص تعلیم سے ہمیں عطا ہوتی ہے۔
یہی ہے حیاتِ ابدی۔

6-4

- میں نے زمین پر تیرا جلال ظاہر کیا؛ اور وہ کام تمام کیا جو تُو نے مجھے کرنے کو دیا تھا۔ اور اب اے باپ! تو مجھے اپنے
ساتھ اُس جلال سے جلال دے جو دنیا کے ہونے سے پہلے میرے ساتھ تھا۔
میں نے تیرے نام کو اُن آدمیوں پر ظاہر کیا جنہیں تُو نے دنیا میں سے مجھے دیا۔
خدا کی ذات اور صفات کا بہترین اور صاف ترین اظہار یسوع مسیح کی شخصیت، زندگی، کام اور محبت میں پایا جاتا ہے۔
"چنانچہ اُس نے بجا طور پر فرمایا: "جس نے مجھے دیکھا اُس نے باپ کو دیکھا۔
"میں نے تیرے نام کو اُن آدمیوں پر ظاہر کیا جنہیں تُو نے دنیا میں سے مجھے دیا۔"

- وہ تیرے تھے اور تُو نے انہیں مجھے دیا، اور انہوں نے تیرے کلام پر عمل کیا۔ 6
انہوں نے اسے اپنے خزانے کی مانند سنبھال رکھا؛ ایک بیش قیمت نعمت کی طرح اس کی حفاظت کی، اور اسے کبھی جانے نہ
دیا۔

8-7

- اب وہ جان چکے ہیں کہ جو کچھ تُو نے مجھے دیا وہ سب تجھ سے ہے۔ کیونکہ جو باتیں تُو نے مجھے دی تھیں وہ میں نے
انہیں دے دیں، اور انہوں نے انہیں قبول کیا، اور سچائی سے جان لیا کہ میں تجھ سے نکلا ہوں، اور یہ بھی ایمان لائے کہ تُو نے
مجھے بھیجا ہے۔
یہی بیان آج کے زمانے میں بھی خدا کے لوگوں پر صادق آتا ہے۔
ہم نے وہ باتیں قبول کیں جو باپ نے بیٹے کو دیں، اور ہم پورے یقین سے ایمان لائے کہ باپ نے یسوع مسیح کو دنیا میں بھیجا
ہے۔

9

- میں ان کے لیے دعا کرتا ہوں۔
!آہ! یہ کیسی مؤکد سچائی ہے
مسیح ہمیشہ اُن کے لیے دعا کرتا ہے — اُن میں سے ہر ایک کے لیے — بڑی مؤثریت اور شفاعت کے ساتھ
یہ اُسی کی دعا کی بدولت ہے کہ ہم محفوظ ہیں۔
"میں ان کے لیے دعا کرتا ہوں۔"

9

- میں دنیا کے لیے دعا نہیں کرتا بلکہ ان کے لیے جو تُو نے مجھے دیے ہیں۔
شفاعت میں بھی، جیسے فدیہ میں، ایک خصوصیت ہے۔ "میں دنیا کے لئے دعا نہیں کرتا بلکہ ان کے لئے جو تُو نے مجھے دیے
ہیں۔"

9-11

- کیونکہ یہ تیرے ہیں۔ اور جو کچھ میرا ہے وہ تیرا ہے، اور جو کچھ تیرا ہے وہ میرا ہے؛ اور میں ان میں جلال پاتا ہوں۔
اور اب میں دنیا میں نہیں رہتا، لیکن یہ دنیا میں ہیں، اور میں تیرے پاس آتا ہوں۔
اور اب وہ چھوڑ دیے گئے ہیں۔ ان کا عظیم نگہبان اور محافظ جا چکا ہے۔ ان کے پاس اب کوئی مرئی سردار باقی نہیں رہا۔
"میں دنیا میں نہیں ہوں، لیکن یہ دنیا میں ہیں۔"
تم اور میں جانتے ہیں کہ ہم دنیا میں ہیں۔ دنیا ہمیں یہ یاد دلاتی ہے۔

ہم دشمن کی سرزمین میں ہیں؛ ایسی زمین میں جو ہمارا آرام نہیں۔ اور اگرچہ مسیح میں ہمارا حصہ مبارک ہے، لیکن دنیا ہمیں یہ باور کراتی رہتی ہے کہ ہم اس میں پردیسی اور اجنبی ہیں، اور اپنے ابدی وطن کی طرف جلدی سے گزر رہے ہیں۔

11

- اے باپِ قدوس! اپنے ہی نام سے ان کی حفاظت کر جنہیں تُو نے مجھے دیا ہے، تاکہ وہ ایک ہوں جیسے ہم ہیں۔
اے عزیزو! جہاں تک تم سے ممکن ہو، خدا کے لوگوں کی یکجہتی کو فروغ دو؛ نہ صرف وسیع پیمانے پر، جہاں تمام کلیسیا محبت و اتفاق میں جمع ہوں، بلکہ اپنے دوستوں اور اپنی کلیسیا کے بھائیوں میں بھی۔
ہم میں سے کوئی بھی اس ہم آہنگی کو نہ توڑے۔
آہ! ہم میں ہمیشہ مسیح کی مانند نرمی اور فیاضی کی روح ہو تاکہ ہم ایک ہوں، جیسے باپ بیٹے کے ساتھ ایک ہے۔

12

- جب تک میں ان کے ساتھ دنیا میں تھا، میں نے تیرے نام سے ان کی حفاظت کی؛ جنہیں تُو نے مجھے دیا تھا، میں نے ان کی حفاظت کی، اور ان میں سے کوئی ہلاک نہ ہوا، سوائے ہلاکت کے فرزند کے، تاکہ کتاب پوری ہو۔
یہ شاید زیادہ تعجب کی بات ہے کہ یہوداہ جیسے اور زیادہ نہ نکلے، یہ نسبت اس کے کہ ایک ایسا نکل آیا۔
کیا ہم امید کر سکتے ہیں کہ ہماری کلیسیاؤں میں بارہ میں سے محض ایک ہو جو دل سے مسیح کا نہ ہو؟
یہ بڑا تعجب خیز ہے کہ باقی سب محفوظ رہے، اور فقط ہلاکت کا فرزند ہلاک ہوا۔

13-15

- اور اب میں تیرے پاس آتا ہوں؛ اور یہ باتیں دنیا میں کہتا ہوں تاکہ ان میں میرا خوشی کامل ہو۔
میں نے انہیں تیرا کلام دیا، اور دنیا نے ان سے عداوت رکھی کیونکہ یہ دنیا کے نہیں جیسے کہ میں دنیا کا نہیں ہوں۔
میں یہ دعا نہیں کرتا کہ تُو انہیں دنیا سے اٹھا لے، بلکہ یہ کہ تُو انہیں بدی سے محفوظ رکھے۔
"چاہے موت کے ذریعہ، یا خانقاہوں میں قید کر کے، یا انہیں تنہائی کے غاروں میں بسا کر،" میں اس کے لئے دعا نہیں کرتا۔
انہیں معرکہ سے نکال نہ لے بلکہ انہیں مہلک تیر سے بچا۔
انہیں مردانگی کے ساتھ لڑنے، فتح حاصل کرنے، اور کبھی جھنڈا نہ چھوڑنے میں مدد دے۔

16-18

- یہ دنیا کے نہیں، جیسے کہ میں دنیا کا نہیں۔
انہیں اپنی سچائی سے مقدس کر؛ تیرا کلام سچائی ہے۔
جیسے تُو نے مجھے دنیا میں بھیجا، ویسے ہی میں نے بھی انہیں دنیا میں بھیجا۔
کیا تم اپنی رسالت کو پہچانتے ہو، اے عزیزو؟
کیا ہم سب اسے سمجھتے ہیں؟
جیسے مسیح باپ کا قاصد تھا، ویسے ہی ہر مومن مسیح کا قاصد ہے۔
تم اس دنیا میں اپنے لئے نہیں بلکہ اپنے آقا کے لئے ایک پیغام انجام دینے کو بھیجے گئے ہو۔
کیا تم اپنا کام کر رہے ہو؟

19

- اور میں ان کے واسطے اپنے آپ کو مقدس کرتا ہوں تاکہ وہ بھی سچائی کے وسیلہ سے مقدس ہوں۔
مسیح نے اپنے آپ کو ہمارے واسطے مخصوص کیا تاکہ ہم بھی اس کے واسطے مخصوص ہوں۔
اے میرے بھائی، کیا تم نے یہ جانا کہ تم مسیح کے لئے وقف ہو؟
کہ تمہاری ہر سانس، ہر خیال، ہر لفظ، اور ہر عمل مسیح کے لئے ہونا چاہیے؟
وہ تمہارے واسطے جیا؛ تم اس کے واسطے جیو۔

20

—، اور میں صرف ان کے لئے دعا نہیں کرتا
یعنی ان نجات یافتگان کے لئے۔

- بلکہ ان کے لئے بھی جو ان کے کلام کے وسیلہ سے مجھ پر ایمان لائیں گے؛ تاکہ وہ سب ایک ہوں؛ جیسے تُو، اے باپ، مجھ میں ہے اور میں تجھ میں، ویسے ہی وہ بھی ہم میں ایک ہوں تاکہ دنیا یقین کرے کہ تُو نے مجھے بھیجا ہے۔

اور جو جلال تُو نے مجھے دیا، میں نے انہیں دے دیا تاکہ وہ ایک ہوں جیسے ہم ایک ہیں۔

مسیح ہمارے ایمان لانے سے پہلے ہمارے لئے دعا کرتا ہے، اور ہم اس کی دعا کے جواب میں ایمان لاتے ہیں۔
اُہ! کیا ہی جلالی کلمات ہیں یہ۔

"وہی جلال جو باپ نے اکلوتے بیٹے کو دیا تھا، اکلوتے نے اپنے لوگوں کو عطا کیا" تاکہ وہ ایک ہوں جیسے ہم ایک ہیں۔

- میں ان میں اور تُو مجھ میں، تاکہ وہ کامل ہو کر ایک ہو جائیں؛ اور دنیا جانے کہ تُو نے مجھے بھیجا، اور ان سے ویسا ہی محبت رکھی جیسا مجھ سے محبت رکھی۔

اب اس مٹھاس کو اپنے دل میں اتار لو — کہ باپ نے اپنے لوگوں سے بھی اتنی ہی محبت رکھی جتنی اُس نے اپنے اکلوتے سے رکھی۔

- اے باپ! میں چاہتا ہوں کہ جنہیں تُو نے مجھے دیا ہے، وہ بھی میرے ساتھ ہوں جہاں میں ہوں؛ تاکہ وہ میرا جلال دیکھیں جو تُو نے مجھے دیا، کیونکہ تُو نے مجھے دنیا کی بنیاد رکھنے سے پہلے محبت کی۔

وہ جلال میں ہوگا اور مجھے اپنے پیچھے نہ چھوڑے گا۔

وہ ایسا دولہا ہے جو اُس وقت تک آسودہ نہیں ہوتا جب تک اُس کی دلہن اُس کی تمام خوشی میں شریک نہ ہو۔

وہ ہم سے ایسا ایک ہے کہ جیسے سر کبھی یہ گوارا نہیں کر سکتا کہ وہ تاج پہن لے اور بدن رسوا ہو، ویسے ہی مسیح بھی کبھی یہ نہیں چاہ سکتا۔

اگر وہ چاہے تو ہم ضرور وہاں ہوں گے جہاں وہ ہے۔

ہم اُس کے جلال کو دیکھیں گے؛ ہم اُس میں شریک ہوں گے۔

- اے باپِ عادل! دنیا نے تجھے نہ پہچانا، لیکن میں نے تجھے پہچانا، اور ان نے جان لیا کہ تُو نے مجھے بھیجا ہے۔

، کیا ہی دل فریب ہے یہ سننا کہ یسوع ہمارے لئے اس طرح دعا کرتا ہے، اپنے آپ کے ساتھ ہمیں بٹھا کر

اگرچہ ہم اس بے بیان عزت کے لائق نہیں، پھر بھی وہ ہمارے لئے ایسے دعا کرتا ہے گویا اس کی اپنی ذات اور جلال ہماری سلامتی پر موقوف ہو۔

اگر مسیح نے ہمارے لئے ایسی دعا کی ہے، تو ہمیں ایک دوسرے کے لئے کیسی دعا کرنی چاہیے

- اور میں نے ان پر تیرا نام ظاہر کیا ہے اور ظاہر کرتا رہوں گا؛

جب تک مسیح زندہ رہا، اُس نے اپنے باپ کا جلال ظاہر کیا، اور ہمیں بھی یہی کرنا چاہیے۔

— "اگر ہم نے ظاہر کیا ہے، تو ہمیں یہ بھی کہنا چاہیے: "اور ظاہر کرتا رہوں گا

"تاکہ وہ محبت جس سے تُو نے مجھ سے محبت رکھی، ان میں ہو، اور میں ان میں۔"

یوں یہ جلالی اتحاد قائم ہے۔

خدا کرے ہم ہمیشہ اس میں شادمان رہیں۔

